ماہنامہ لاہور
نعت
صباح نعت

صلی اللہ علیہ وسلم

شہر رسولِ پاک ﷺ کی باتوں پہ رو دیے
یُوں داغ اپنی معصیت کے ہم نے دھو دیے

ایماءِ آنحضور ﷺ پہ ربّ کریم نے
موتی کرم کے سبحۂ جاں میں پرو دیے

ان پر چلے تو پائیں گے ہم رُستگاریاں
ہم کو رسول پاک ﷺ نے احکام جو دیے

جتنے گناہ و جرم و خطا تھے' وہ ہم نے سب
جیحونِ اشکِ یادِ نبی ﷺ میں ڈبو دیے

اردو ہے وہ زبانِ محبّت جہان میں
سب سے زیادہ جس نے ہمیں نعت گو دیے

بے حدّ و بے حساب ہیں محمودؔ بے گماں
اعزاز کبریا نے جو سرکار ﷺ کو دیے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

مدینے کی زیارت کے سوا شیدا کا کیا مقصد
جو یہ مقصد نہ ہو تو دیدۂ بینا کا کیا مقصد

اگر دل سے نہ اُٹھتی ہو تمنّا نعتِ سرور ﷺ کی
تو پھر قرطاس کا خامہ کا اور اِنشا کا کیا مقصد

وہ رب کی بات پہنچائیں بشارت دیں پیمبر ﷺ کی
سوا اس کے تھا نوحؑ و موسیٰؑ و عیسیٰؑ کا کیا مقصد

تعجّب کی تو گنجائش نظر آتی نہیں اِس میں
جو وہ ﷺ نورِ خدائے پاک ہیں سایہ کا کیا مقصد

نہیں تعبیر و تشریحِ شبِ معراج کی حاجت
جو پردہ پوش ہو خود پردہ درِ پردہ کا کیا مقصد

جو تنقیصِ نبی ﷺ کرتا ہو اُس سے کیا رواداری
میانِ کفر و دینِ حق کسی ناتا کا کیا مقصد

جو آغازِ سُوَر میں حرف آتے ہیں نظر ہم کو
خدا و مصطفیٰ ﷺ جانیں ہے اِس حصّہ کا کیا مقصد

یہ کیسے خواب ہیں منّہ کو اٹھائے دوڑتے پھرنا
نہ دیکھا شہرِ سرور ﷺ ہی تو پھر رؤیا کا کیا مقصد

جہاں کا مال اُن ﷺ کے نام لیواؤں کو بے وُقعت
نہ ہو جو اُنس کا سرمایہ تو مایہ کا کیا مقصد

بنایا رب نے محبوبِ مکرّم ﷺ کے لیے سب کچھ
نہ وہ ہوتے تو تھا دنیا کا مافیہا کا کیا مقصد

کہا سرکار ﷺ نے سارے مسلماں بھائی بھائی ہیں
سمجھنے کی کرو کوشش کہ ہے آقا ﷺ کا کیا مقصد

زباں محمودؔ کی مدحِ نبی ﷺ میں لال رہتی ہے
جو حال ایسا ہے تو اندیشۂ فردا کا کیا مقصد

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

آقا ﷺ جو آئے منزلت و مرتبت لیے
آیا کوئی نبی بھی نہ وہ حیثیت لیے

رحمت انہیں کہا گیا سب عالمین کا
آئے حضور ﷺ سب کے لیے عافیت لیے

خورشیدِ حشر کیا کرے گا ہم جو آ گئے
سر پر درودِ سرورِ عالم ﷺ کی چھت لیے

آقا ﷺ کا ذکر سن کے سراپا ادب ہوئے
آئے ہیں ہم مدینے سے یہ تربیت لیے

محشر میں سر اُٹھائے چلے آ رہے تھے ہم
بس مدحتِ حضور ﷺ کی اک خاصیت لیے

واپس ہوئے ہیں لوگ نبی ﷺ کے دیار سے
دنیا و آخرت کی ہر اک منفعت لیے

شاعر جنھیں حضور ﷺ کی مدحت پہ ناز ہے
آتے ہیں در پہ طبع کی موزونیت لیے

دنیائے آب و گِل میں حبیبِ خدائے پاک ﷺ
آئے ہیں منزلت لیے معصومیت لیے

آقا ﷺ سے اپنے حُسنِ عقیدت کا فیض تھا
سرٹیفکیٹ ہم نے پئے مغفرت لیے

شیطان آ گیا تھا کہ نعتِ نبی ﷺ چھُڑائے
واپس مُڑا ہے خِفّتِ محرومیت لیے

احکامِ مصطفیٰ ﷺ سے جو صَرفِ نظر کیا
اس کے نتیجے ہم نے یہاں بھی بھُگت لیے

آئے ہیں اک نگاہِ پیمبر ﷺ کے واسطے
محمودؔ اپنی فرد میں سَو معصیت لیے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

جو بھی حکم آقا ﷺ کا آئے سامنے، تعمیل کر
مقصدِ تخلیقِ انسانی کی یوں تکمیل کر

پَر لگا اِن کو درودِ سرورِ کونین ﷺ کے
عرش تک اپنی دعاؤں کی تو یوں ترسیل کر

اور سب کاموں میں عُجلت ناپسندیدہ سمجھ
شہرِ سرور ﷺ تک پہنچنے کے لیے تعجیل کر

نُور کی راتوں کے لمحے کھینچ کر لا سامنے
کوششیں اس باب میں اے طائرِ تخییل! کر

حکمِ سرور ﷺ کے مطابق، آخری سانسیں تو کیا
قبر میں تدفین تک تو علم کی تحصیل کر

شہرِ آقا ﷺ میں پہنچ جانے دے، پھر جاں کو نکال
یہ کرم محمودؔ سے عاجز پہ عزرائیل! کر

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

بچپن سے نعت میری بنی ہے سرشتِ زیست
شکرِ خدا، یہی ہے مری سرنوشتِ زیست

دے گی نوید مغفرت کی، بعدِ موت بھی
دیدِ مدینہ اب جو ہوئی ہے بہشتِ زیست

پوچھیں گے، اُنس اپنے نبی ﷺ سے تھا یا نہیں
اعمال ہی کے بل پہ ہے سب خوب و زِشتِ زیست

سب سے لذیذ ہو گا مدیحِ حضور ﷺ کا
دے گی بروزِ حشر جو اثمار کشتِ زیست

تکمیل یاب نعت سے ہے قصرِ زندگی
"قَالُوْا بَلیٰ" کے عہد سے رکھی تھی خشتِ زیست

سرنامۂ حیات نہ کیوں ہو نبی ﷺ کا لطف
محمودؔ کر رہا ہے رقم خُودنوشتِ زیست

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

باندھ کر بھی مجھ کو میزاں پر اگر لائیں تو پھر؟
پُر معاصی پر نبی ﷺ اکرام فرمائیں تو پھر!

ٹوٹے پھوٹے لفظ نعتوں میں برتتا ہوں مگر
میرے آقا ﷺ کو یہی انداز بھا جائیں تو پھر

پُر غضب ہوں گے ملائک ہم پہ محشر میں سبھی
لیکن آقا ﷺ ہم گنہگاروں کو اپنائیں تو پھر

بے عمل جو ہیں، وہی دینِ پیمبر ﷺ کے لیے
جھیلیں پتھر، دکھ اٹھائیں، گالیاں کھائیں تو پھر

وہ حُقُوقُ اللہ کو پورا نہ کر پانے پہ بھی
غم زدوں، آفت گزیدوں کا جو غم کھائیں تو پھر

روزِ محشر ہم عمل نامے کو تُلواتے ہوئے
نغمۂ نعتِ حبیبِ حق ﷺ اگر گائیں تو پھر

عِلم والے مجھ سے مدّاحِ نبی ﷺ کے سامنے
آئیں بائیں شائیں ہی کرتے نظر آئیں تو پھر

دور تک یُوں تو نظر آتا رہا سب کچھ ہمیں
آنکھیں دیدِ روضۂ اقدس میں دُھندلائیں تو پھر

دہر کے بسیار گو، اپنی خطائیں دیکھ کر
مدحتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ میں ہکلائیں تو پھر

دل میں عکسِ مسجدِ سرکار ﷺ، مشکل ہے، جے
قصرِ پندار و غرور و ناز کو ڈھائیں تو پھر

مانتے ہیں، نیکیوں کا اپنے ہاں فُقدان ہے
لیکن اُن کے شہر سے ہر سال ہو آئیں تو پھر

داخلہ محمودؔ کا جنّت میں ممکن تو نہیں
لب پہ نغماتِ نبیؐ پاک ﷺ آ جائیں تو پھر

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ سوچ کر کہ پہنچی کہاں پر کہاں کی آنکھ
پیشِ مواجہہ نہ اٹھی مدح خواں کی آنکھ

خنداں ہیں پھول ذکرِ نبی ﷺ کے چہار سمت
اس گل ستاں کو دیکھ نہ پائی خزاں کی آنکھ

نورِ ازل کے مظہرِ کامل حضور ﷺ ہیں
دیکھے گی کیا یقین کا چہرہ گماں کی آنکھ

معراج تھی، نظر تھی، نظارہ تھا، کیف تھا
جانے وہ میزباں کی تھی یا میہماں کی آنکھ

دنیا میں سب سے بڑھ کے دلآویز جان کر
نگراں ہے سمتِ شہرِ نبی ﷺ آسماں کی آنکھ

ذکرِ رسولِ پاک ﷺ میں آنسو رواں ہوئے
شرمندہ چشمِ تر سے بھری ہے جہاں کی آنکھ

معراج میں وہ ؐ لازمان و لامکاں پہ تھے
پاتی انھیں کہاں پہ زماں کی، مکاں کی آنکھ

اس ذوق میں کہ آخرش اس جا پہ بند ہو
خاکِ مدینہ پر جمی عمرِ رواں کی آنکھ

جب سامنے دیارِ رسولِ کریم ﷺ ہے
سچ ہے کہ بے بصر ہے زبان و بیاں کی آنکھ

پاتا ہوں میں حقیقتِ معراج اس قدر
اک رازداں کا چہرہ تھا، اک رازداں کی آنکھ

وہ تو نظر نہ انبیاء تک کو بھی آ سکا
جو دیکھتی ہے سرورِ کون و مکاں ﷺ کی آنکھ

نظارگئ ناظرِ رب کیسے ہو سکے
محمودؔ ہم ہیں کون، ہماری کہاں کی آنکھ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

کس طرح قربتِ قَوْسَیْن میں رہتا پردہ
دونوں اطراف سے معراج میں اُٹھا پردہ

یوں تو سرکا ہے فَتَرْضٰی سے ذرا سا پردہ
پر ہمارے لیے اللہ نے رکھا پردہ

"اُدْنُ مِنِّیْ" کا یہ مفہوم سمجھ میں آیا
آپ ﷺ محبوب ہیں، محبوب سے کیسا پردہ

کہتے ہیں دیکھ کے سرکار ﷺ کو آنکھوں والے
بزمِ جلوت میں رہا انجمن آرا پردہ

بعدِ معراج پیمبر ﷺ کی جو چھب دیکھی ہے
آج تک لوگ کہے جاتے ہیں پردہ پردہ

اشک آنکھوں میں لیے پہنچا ہے طیبہ محمودؔ
سامنے خوب نگاہوں کے، یہ پھیلا پردہ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

پُوچھ کُچھ سے بندہ جب دوچار ہو گا دوستو
لب پہ اسمِ سیّدِ ابرار ﷺ ہو گا دوستو

سیدھا پہنچے گا دیارِ سرورِ کونین ﷺ میں
رم اگر تخییل کا رہوار ہو گا دوستو

میں کسی دن بھول جاؤں پڑھنا آقا ﷺ پر درود
یہ تو اپنے واسطے دشوار ہو گا دوستو

جو کرے تکریمِ پیغمبر ﷺ میں شمّہ بھر کمی
اس کے لائق حرفِ استحقار ہو گا دوستو

سوچ کر کہتا ہوں جو کچھ نعت میں کہتا ہوں مَیں
ہر سُخن آئینہِ افکار ہو گا دوستو

پوچھتا ہے تم سے یہ محمودؔ سرور ﷺ کے سوا
کیا سرِ محشر کوئی غم خوار ہو گا دوستو

☆☆☆

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

نہیں ویسے تو عاصی کے لیے بیکار اندیشے
مٹا دیجے سرِ میزاں مرے سرکار ﷺ اندیشے

نبی ﷺ کے ذکر سے دوری، مصائب کی فراوانی
نبی ﷺ کی مدح سے ہٹ کر کبھی گفتار اندیشے

درودِ پاکِ سرکارِ جہاں ﷺ کا وِرد تم رکھنا
کبھی جو چھوڑ جائیں تم پہ کچھ آثار اندیشے

نہ ہوں ہم طاعت و تقلیدِ سرور ﷺ کے قریں جب تک
کیے رکھتے ہیں قلب و ذہن پر یلغار اندیشے

جو غیرِ مصطفیٰ ﷺ کے ذکر پہ مائل کریں لب کو
ملا کرتے ہیں اُن اذہان کو تیار اندیشے

نظر پڑتے ہی ان کے شہر پر، عنقا ہوئے سارے
مرے ہمراہ تھے دسیوں پئے دیدار اندیشے

نمٹنے کے لیے اُن سے تو کر مدحتِ پیمبر ﷺ کی
رہے تیرے لیے گو در پئے آزار اندیشے

نہ لیں جب تک نبی ﷺ کا نامِ نامی، اُٹھ نہیں سکتے
ذرا جو بیٹھ جائیں قلب میں اک بار اندیشے

نہ دیں جب تک تسلّی سرورِ ہر دو جہاں آقا ﷺ
کیے جائیں گے خوف و حُزن کا پرچار اندیشے

یہاں جیسے بھی دہلاتے رہیں ہم جیسے بندوں کو
مدینے جا کے، ہو جاتے ہیں سب بیکار اندیشے

"اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" تو اک بار کہہ دینا
ہوں حملہ زن ترے دل پر اگر سَو بار اندیشے

سمجھتا ہے جو تُو، گھیرے میں آیا ہے شداید کے
نبی ﷺ کا نام لے محمودؔ اور دُھتکار اندیشے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

درِ نعت جو پیمبر ﷺ کا میں ازبر کر لوں
گویا فردوسِ بریں اپنا مقدّر کر لوں
رستگاری کی تمنّا جو جنم لے دل میں
اسوۂ سیّد و سرکار ﷺ کو رہبر کر لوں
درِ سرکار، بہیں جاہ ﷺ پہ یہ خواہش ہے
قطرۂ اشک کو جذبوں کا سمندر کر لوں
صفحۂ دل پہ اگر اسم پیمبر ﷺ لکھوں
اپنی تقدیر کے اوراق منوّر کر لوں
اس تمنّا میں گزرتے ہیں شب و روز مرے
خود کو مدحِ شہِ کونین ﷺ کا خوگر کر لوں
میرے سرکار ﷺ مجھے اپنی نظر میں رکھیں
اپنے افعال کو محمودؔ جو بہتر کر لوں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

درودِ پاک ہمارے لبوں پہ کب نہ ہوا
کہ پوچھ دل سے تو یہ "فرض" "مستحب" نہ ہوا
نبی ﷺ سے اُس کا کمزور کب ہوا رشتہ
کریم کب مجھے محسوس اپنا رب نہ ہوا
یہ دیکھا شہرِ رسولِ کریم ﷺ میں، مَیں نے
ہوئی تو رات، پر اس پر گمانِ شب نہ ہوا
یہ معجزہ سرِ میزاں حضور ﷺ کا دیکھ
خدا بھی فردِ جرائم پہ پُر غضب نہ ہوا
جو اُن ﷺ کے غیر کی مدحت کا مرحلہ آیا
بفضلِ رب مجھے اذنِ شگفتِ لب نہ ہوا
کوئی نہ خُلق کا محمودؔ ایسا پہلو تھا
مرے رسولِ مکرم ﷺ کا جو لقب نہ ہوا

☆☆☆

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

مجھ کو ہے آقا ﷺ کے در پر ہاتھ پھیلانے کی فکر
اور رضواں کو لگی ہے مجھ کو بہلانے کی فکر

اس تصوّر میں کہ تشریف اس میں لائیں مصطفیٰ ﷺ
کر رہا ہوں اپنے دل کے آئینہ خانے کی فکر

بے خُودی میں نعت کہتا ہوں کبھی کرتا نہیں
گیسوئے شعر و سُخن کے واسطے شانے کی فکر

اپنے آقا ﷺ سے محبّت تو نہیں دیوانگی
کون کرتا مجھ سے فرزانے کو سمجھانے کی فکر

کیوں نہ مَیں قربان ہوں جی جان سے سرکار ﷺ پر
جن کو محشر میں بھی ہوگی اپنے بیگانے کی فکر

میں نے دیکھا سرورِ عالم ﷺ کے در کو جب ہُوئی
دین و دنیا کی کسی نعمت کو بھی پانے کی فکر

دوسری فکروں کو تو خاطر میں مَیں لاتا نہیں
فکر ہے تو صرف شہرِ مصطفیٰ ﷺ جانے کی فکر

دیکھو فرماتے ہیں کیسے لطف سے اپنے نہال
تم تو عصیاں پر کرو طیبہ میں ٹھہرنے کی فکر

لوگ جی بھر کر مدینے سے خریداری کریں
مجھ کو ہوتی ہے کھجوریں چند کلو لانے کی فکر

کیوں کیا کرتے ہیں رب جانے نبی ﷺ کے اُمّتی
جائز و ناجائز اک اک چیز ہتھیانے کی فکر

کھائے جاتی ہے علی الرّغم نبیِّ محترم ﷺ
داعیانِ سُنّتِ سرور ﷺ کو نذرانے کی فکر

جب مدینہ ہی سکینت کی جگہ محمودؔ ہے
کی نہیں اک روز بھی طیبہ سے گھر جانے کی فکر

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

تعمیلِ حکمِ رب ہے ہر تدبیر آپ ﷺ کی
ہر حرفِ حق بیاں میں ہے تاثیر آپ ﷺ کی

کہہ کر "تُوَقِّرُوْہُ" سب اربابِ عشق کو
قرآن نے سکھائی ہے توقیر آپ ﷺ کی

جو روشنی ہے، آپ ہی کے دم قدم سے ہے
جس جس جگہ بھی ہے وہ ہے تنویر آپ ﷺ کی

آنکھیں تو مستنیر زیارت نہیں ہوئیں
لیکن ہے میرے قلب میں تصویر آپ ﷺ کی

کی جس سے بات، اس پہ اثر ناگزیر تھا
دیکھی دلوں نے قوّتِ تسخیر آپ ﷺ کی

مفتاحِ راز آیۂ "مَا یَنْطِقُ" میں ہے
محمودؔ بات رب کی ہے تقریر آپ ﷺ کی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ مقامِ اُنس کے فیضانِ نمو نے پائے
خلعتِ قُربتِ حق آئنہ رُو نے پائے

شہرِ سرکار ﷺ میں ہر ایک قدم پر ہم نے
لطف و احسان و عنایت کے نمونے پائے

سورہ کوثر کی تلاوت سے کھلا ہے عقدہ
طوق اَبْتَر کے پیمبر کے عدو نے پائے

سایۂ کملی کا سرِ حشر تھا خوش بختوں پر
جو تھے بد بخت، وہ دامن کو نہ چھونے پائے

اپنے آقا ﷺ کی کرے گا سرِ محشر مدحت
لب جو اس جا مرے ہر سرِ مُو نے پائے

سب کا باعث ہے ثنا گوئیِ سرور ﷺ محمودؔ
جتنے اعزاز بھی اِس دہر میں تُو نے پائے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

جو چاہے کہ خالق کا تُو ہم نوا ہو
درودِ نبی ﷺ لب پہ صُبح و مسا ہو

خدا دے اگر ذوقِ دریُوزہ خواہی
تو سرکارِ والا ﷺ کی دولت سرا ہو

جو چاہے کہ تشریف لائیں پیمبر ﷺ
ترا حُجلۂ قلب کچھ تو سجا ہو

نگاہِ عطا چاہیے مُصطفیٰ ﷺ کی
تری فردِ اعمال میں سو خطا ہو

کرے وردِ اسمِ پیمبر ﷺ اگر تُو
تو ہر رنج و اندوہ و مشکل ہوا ہو

ہوں حسانؓ و کعبؓ اُن کے جب دائیں بائیں
کریں یاد مجھ کو نبی ﷺ تو مزا ہو

سمجھ عرش تک ہو گیا ہے رسا تو
درِ مُصطفیٰ ﷺ پر اگر جبّہ سا ہو

مَیں لعل و جواہر کو ٹھوکر پہ رکھوں
جو حاصل مجھے آپ ﷺ کی خاکِ پا ہو

مری زندگی مدحِ آقا ﷺ میں گزرے
دعا دینا مجھ کو مرے خیر خواہو!

محبّت جو ہے خاکِ شہرِ نبی ﷺ سے
مرے ذوقِ الفت کو لوگو سراہو

رسائی ہو سرور ﷺ کے قدموں میں میری
تعاقُب میں جس وقت میرے قضا ہو

جو توفیق دے رب تو محمودؔ لب پر
صدائے درودِ پیمبر ﷺ سدا ہو

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

زندہ بھی دُور بھی مدینے سے
ہم تو بھر پائے ایسے جینے سے

فضلِ رب ہو تو نعت کہتا ہے
شاعرِ نغز گو قرینے سے

جو ہے جتنا حضور ﷺ کے نزدیک
دور ہے بُغض اور کینے سے

آبِ کوثر کا حق ملا مجھ کو
آبِ شہرِ حضور ﷺ پینے سے

ان کو سرور ﷺ نے کر دیا اَبرار
جن بدوں کو لگایا سینے سے

تا بہ جنّت پہنچ گیا محمودؔ
مدحتِ مصطفیٰ ﷺ کے زینے سے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

جب مدینے سے مَیں ہُوا رخصت
ہو گیا مجھ سے حوصلہ رخصت

آ چکا لب پہ ذکر سرور ﷺ کا
ہو چکا ذکرِ ماسوا رخصت

یہ چلا مَیں مدینے کی جانب
وہ ہُوا رنج و اِبتلا رخصت

پہنچے ان ﷺ کے حضور تو کیسے
ہو نہ جب تک تری اَنا رخصت

نعت کا شعر کہہ دیا فوراً
مَیں نے پائی جو اک ذرا رخصت

ہچکیاں بندھ گئی تھیں رو رو کر
در سے محمودؔ جب ہُوا رخصت

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

بہبود رب کے پیشِ نظر آدمی کی تھی
تلقین اِس پہ نبی ﷺ کی پیروی کی تھی

خالق کو اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھنا
یہ تھی صفت تو صرف ہمارے نبی ﷺ کی تھی

کی سارے انبیاءؑ کی امامت حضور ﷺ نے
ہر اک کی حیثیت جہاں اک مقتدی کی تھی

شرمندگی گناہ پہ تھی پیشِ مصطفیٰ ﷺ
وہ چشمِ تر کی بات، یہ تردامنی کی تھی

رب کا جو تھا حُسنِ تخاطُب حضور ﷺ سے
روحُ الامیںؑ کی حیثیت تو ایلچی کی تھی

باکرام ابرِ اِذنِ حضوری ملا، مجھے
یہ انتہا حضور ﷺ کی دریا دلی کی تھی

قدمین میں زباں پہ تو قُفلِ ادب رہا
جتنی بھی گفتگو رہی، وہ خامُشی کی تھی

جتنا تھا ذوق مجھ کو مدیحِ نبی ﷺ کا تھا
جتنی لگن لگی تھی، وہ اُن کی گلی کی تھی

دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں پذیرائی کے لیے
حاجت فروتنی کی تھی، یا عاجزی کی تھی

پوری وہ پہلی حاضری ہی پہ خدا نے کی
جو آرزو کہ دل میں ہمارے کبھی کی تھی

محشر میں تھے تُلے کھڑے رحمت پہ مصطفیٰ ﷺ
جب میری کیفیت وہاں شرمندگی کی تھی

چارہ گری جو کی مرے سرکار ﷺ نے مری
محمودؔ وجہ سب مری بے چارگی کی تھی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھوں سرکار ﷺ کی مسکین نوازی جا کر
ٹوٹے طیبہ میں مری سانس کی ڈوری جا کر

کسی قریے میں نہ پاؤ گے وہ شمّہ بھر بھی
جو مسرّت کہ مدینے میں ملے گی جا کر

پایۂ عرشِ خدا ہاتھ میں اُس کے آیا
جس نے چوکھٹ مرے سرکار ﷺ کی تھامی جا کر

اک وہی جا ہے جہاں بھر میں طمانیت کی
میری ہوتی ہے مدینے میں تسلّی جا کر

لفظ ''نا'' کا ہے مدینے کی لُغت سے خارِج
خوش نہ کیسے ہو وہاں آس کا پنچھی جا کر

کج کُلاہانِ جہاں زیرِ قدم ہوں اُس کے
رکھّے سرکار ﷺ کی چوکھٹ پہ جو پگڑی جا کر

یہ سمجھ تو نے پیا، جامِ طہورِ کوثر
بیرِ عثمانؓ کا پی لے جو تُو پانی جا کر

خاک وہ مجھ کو بلا لے تو مزا آ جائے
اب تو لاتا ہوں مدینے سے مَیں مٹّی جا کر

کتنے اور کیسے نظر آتے ہیں جلوے رب کے
دیکھے سرکار ﷺ کے دربار میں کوئی جا کر

روز جاتا تھا فرستادہ خدا کا، طیبہ
پوچھ لیتا تھا وہ سرکار ﷺ کی مرضی جا کر

حاضری میں جو تسلسُل ہے، وہ یوں ہوتا ہے
لے کے آتا ہوں مَیں پھر اذنِ حضوری جا کر

تُو درِ سرورِ عالم ﷺ پہ جو پہنچے محمودؔ
تیرے اعمال کی گھُل جائے سیاہی جا کر

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

جوش میں آئی جو رحمت مجھے پیاسا پا کر
خوش نہ کیسے ہوں میں اکرام کی برکھا پا کر
مُشکیں کس کر مجھے میزان پہ لانے والے
کیوں نہ چھوڑیں گے پیمبر ﷺ کا اشارہ پا کر
منزلِ قربِ خداوند کا جو راہی ہے
خوش و خرّم نہ ہو کیوں جادۂ طیبہ پا کر
ہے وضاحت سے بیاں سورۃُ اَلْبَقَرَۃْ میں
قبلہ بدلا گیا سرکار ﷺ کی منشا پا کر
حفظ ناموسِ نبی ﷺ کو جو نہ دی بے وقعت
گویا ایمان کی دولت کو بھی کھویا پا کر
رقص کرتے ہوئے آتا ہوں نظر دنیا کو
بادِ اَلطافِ نبوّت کا میں جھونکا پا کر

جب کھُلا فقرہُ "اَلطَّالِحُ لِیْ" کا معنی
ہو گا حیران خطا کار یہ تمغا پا کر
مجھ کو معلوم ہے ہاتھ اپنا رکھیں گے آقا ﷺ
پلڑا حسنات کا میزان پہ ہلکا پا کر
ترجمانی مرے جذبات کی جبریل کیا کرتا ہے
پیش دربارِ پیمبر ﷺ مجھے بکل پا کر
کیسے نظریں میں اُٹھا پاؤں نبی ﷺ کے آگے
اپنے کردار کے ملبوس کو میلا پا کر
مجھ سیہ کار کو فردوس میں لے جائیں گے
میرے سرکارِ زمیں جاہ ﷺ کا ایما پا کر
یادیں محمودؔ جو ہیں لطف حبیبِ رب ﷺ کی
گھیر لیتی ہیں مجھے آج بھی تنہا پا کر

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

منبع ہیں نور کا مرے سرکار ﷺ دہر میں
اور سب اُنھی کے ہیں جو ہیں انوار دہر میں

تقلید و اتباعِ حبیبِ خدا ﷺ سے ہیں
اَبرار جتنے جتنے ہیں اَخیار دہر میں

ہے سیرتِ رسول ﷺ سے انحراف کے سبب
بے دینی و الحاد کی یلغار دہر میں

ظلمات کفر و ظلم کی تغلیط کے لیے
تشریف لائے سیّدِ اَبرار ﷺ دہر میں

ہیں گمرہی کی گھاٹیاں پھیلی چہار سمت
راہِ نبی ﷺ ہے جادۂ ہموار دہر میں

محمود اُن ﷺ کے نام لیواؤں کے دم سے ہیں
ہیں جس قدر خلوص کے آثار دہر میں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

خدا فرمائے گا مجھ پر عنایت کی نظر اک دن
منوّر ہو گا نورِ مصطفیٰ ﷺ سے میرا گھر اک دن

نبی ﷺ کا نام لیوا ہو گا سرگرمِ سفر اک دن
وہ جا پہنچے گا طیبہ میں یونہی بے بال و پر اک دن

شبِ ہجرِ مدینہ ختم ہو جائے گی بالآخر
نگاہ و دل میں کُھب جائے گا عنوانِ سحر اک دن

درودِ مصطفیٰ صلِّ علیٰ جن کا وظیفہ ہے
نہ کیوں دیدار بخشیں گے انھیں خیر البشر ﷺ اک دن

فقط رہ جائے گی باقی نبی ﷺ کی سیرتِ اقدس
مقفّل ہوں گے ابوابِ تواریخ و سِیَر اک دن

بقیعِ پاک میں دو گز زمیں محمودؔ نے پائی
ملے گی دوستوں کو یہ بھی دل خوش کُن خبر اک دن

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

نہ دے جو درسِ تذکارِ نبی ﷺ دُنْیَاوَمَافِیْهَا
نہیں ہے میرا مقصودِ دلی دنیا و مافیہا

ملے گی ہر سکینت مدحِ سرکارِ دو عالم ﷺ سے
نہیں ممکن کہ دے آسودگی دنیا و مافیہا

مجھے آقا ﷺ نے سمجھایا تو مت دل کو لگا اِس سے
سمجھ میں آ گیا ہے عارضی دنیا و مافیہا

نبی ﷺ کے در سے پیوند رہنا چاہو تم جو شائستہ
ہے نامانوسِ ہر شائستگی دنیا و مافیہا

پیمبر ﷺ کی محبت تم کو پہنچائے گی منزل تک
ہے اک وجہِ وجوہِ گمرہی دنیا و مافیہا

نبی ﷺ فرمائیں گے محمود چارہ میری بخشش کا
یہاں ہے باعثِ بے چارگی دنیا و مافیہا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

نعت نبی ﷺ جو میری ہے تحریرِ مُستقل
گویا ہے مغفرت کی یہ تدبیرِ مستقل

لازم ہے سامنے رہے اُسوہ حضور ﷺ کا
کردار کی جو کرنی ہو تعمیرِ مستقل

وَالشَّمْسْ وَالْقَمَرْ ہو یا ہو وَالضُّحٰی کا نور
قرآنِ رُخ کی ہے یہی تفسیرِ مستقل

جس کا نہیں ہے رشتۂ الفت حضور ﷺ سے
نارِ جحیم اُس کی ہے تعزیرِ مستقل

چودہ برس سے طیبہ کو جانا نصیب ہے
دیکھی ہے اپنے خواب کی تعبیرِ مستقل

محمود ضو فروزیں شہرِ حضور ﷺ کی !
دل نے کہ جن سے پائی ہے تنویرِ مُستقل

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

فردِ عمل کی سمت نبی ﷺ نے نگاہ کی
اتنی سی زندگی بھی تھی میرے گناہ کی

فضلِ خدا ہے یہ کہ ہے وِردِ درودِ پاک
تسبیح میرے واسطے شام و پگاہ کی

مقصود صرف روضۂ اقدس کا ہے طواف
ساری یہ بھاگ دوڑ جو ہے مہر و ماہ کی

خواہش ہے یہ کہ طیبہ کو ہر سال جا سکوں
چاہت نہ مال و زر کی مجھے ہے نہ جاہ کی

ہجرِ دیارِ سرورِ ہر کائنات ﷺ میں
رُوداد لکھ رہا ہوں مَیں حالِ تباہ کی

ہر شاغلِ درود قریبِ حضور ﷺ ہے
اس میں تو کوئی بات نہیں اشتباہ کی

اقصیٰ میں جب اکٹھے ہوئے انبیاءؑ تمام
سرکار ﷺ ہی کی حیثیت تھی سربراہ کی

کیا فائدہ جو طیبۂ اقدس میں رہ کے بھی
گنتی کو مَیں نہ بھول سکوں سال و ماہ کی

اس کو ملے بقیع میں تدفین کی جگہ
میرے لیے دعا ہے یہ ہر خیر خواہ کی

ظلمت نبی ﷺ کے دم سے سپیدی میں ڈھل گئی
صورت سنور گئی مری فردِ سیاہ کی

یہ حرفِ عشق سچّا رہا ہے اُویسؓ کا
"مَیں اور بارگاہ رسالت پناہ ﷺ کی"

محمودؔ معصیت پہ ہو تو معذرت طلب
سرکار ﷺ مان لیتے ہیں ہر عُذر خواہ کی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

۵ اپنائی جس نے راہ رسالت پناہ ﷺ کی
پائے گا وہ پناہ رسالت پناہ ﷺ کی
ایمان سے تعلقِ خاطر کا کیا سوال
دل میں نہیں جو چاہ رسالت پناہ ﷺ کی
تقلیدِ کبریا میں مرے لب پہ نعت ہے
نبیوں کے سربراہ رسالت پناہ ﷺ کی
دے گی سند رہائی کی عصیاں شعار کو
محشر میں اک نگاہ رسالت پناہ ﷺ کی
لاریب تا ابد ہے حکومت جہان پر
شاہنشہوں کے شاہ رسالت پناہ ﷺ کی
خواہش ہے میرا چہرہ بنے رشکِ مہر و ماہ
مل جائے گردِ راہ رسالت پناہ ﷺ کی

کتابؐ کو جہاں پہ دی تعلیم آپ ﷺ نے
صُفّہ تھی درس گاہ رسالت پناہ ﷺ کی
جس قلب میں ہو جاگزیں انسانیت کا درد
بن جائے جلوہ گاہ رسالت پناہ ﷺ کی
جائے قیام تھی شبِ اسرا میں لامکاں
عرش اک فرودگاہ رسالت پناہ ﷺ کی!
تلوار کی دھنی تھی، شجاعت میں فرد تھی
جنگاہ میں سپاہ رسالت پناہ ﷺ کی
شاید مجھے ہو شادیٔ مرگ اس خیال سے
"میں اور بارگاہ رسالت پناہ ﷺ کی"
محمودؔ اک نگاہِ کرم کا سوال ہے
ہو خواہ رب کی، خواہ رسالت پناہ ﷺ کی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

رحمت حضور ﷺ کی ہے علامت پناہ کی
نکلا گی حشر میں یہی صورت پناہ کی

کچھ فخر بھی ہے اور کچھ شرمندگی بھی ہے
"میں اور بارگاہ رسالت پناہ ﷺ کی"

سرکار ﷺ نے بچا لیا دوزخ کی آگ سے
کی عرض جو بروزِ قیامت پناہ کی

۱۴ خورشید جب جلائے گا اجساد حشر میں
بن جائے گا درودِ نبی ﷺ چھت پناہ کی

کی میں نے مغفرت کی طلب میں بروزِ حشر
خواہش بہ بارگاہ رسالت ﷺ پناہ کی

سرکار ﷺ دیں گے حشر میں محمودؔ دیکھنا
زیرِ لوائے حمد بشارت پناہ کی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

ہجرت سے پہلے تین دن اور تین رات کو
تھی ثور بارگاہ رسالت پناہ ﷺ کی

حرمین ہیں پر ایک شب کی لامکاں بھی
تھی اور بارگاہ رسالت پناہ ﷺ کی

بلوائے مجھ سے عاصی و مذنب کو رب کرے
فی الفور بارگاہ رسالت پناہ ﷺ کی

چھونی ہے بھیگی پلکوں کی چلمن سے آنکھ نے
ہر طور بارگاہ رسالت پناہ ﷺ کی

تشریف لائیں سرورِ کونین ﷺ تو بنے
لاہور بارگاہ رسالت پناہ ﷺ کی

ٹکتے نہیں زمیں پہ قدم اب یہ سوچ کر
"میں اور بارگاہ رسالت پناہ ﷺ کی"

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

(بقیدِ یک قافیہ)

پہنچا دیا نبی ﷺ نے خدا کی جناب میں
فرمائی رہنمائی جو گُم کردہ راہ کی

پہنچائے چلنے والوں کو شہرِ حضور ﷺ میں
ہو سمت جو دُرشت سی شاہراہ کی

کرتا ہے رب مدینے کو جانے کا اہتمام
پھر فکر کس لیے ہو تجھے زادِ راہ کی

طیبہ میں خیر مقدمی آندھی ملی مجھے
قسمت تھی، جو نصیب ہوئی گردِ راہ کی

دیکھا یہی کہ جب ہو بلاوا حضور ﷺ کا
اوقات کچھ نہیں ہے کسی سدِّ راہ کی

منزل ملی مدیحِ نبی ﷺ کی رشید کو
اڑچن نہ کامیاب ہوئی کوئی راہ کی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

جو شخص مُصطفیٰ ﷺ کا ثنا گر نہیں ہُوا
اللہ کی نظر میں مُوقّر نہیں ہُوا

وردِ درودِ سرورِ عالم ﷺ کا فیض تھا
پُرسش کا خوف تک سرِ محشر نہیں ہوا

کعبے کے آگے یا درِ سرور ﷺ کے سامنے
خم اور تو کہیں بھی مرا سر نہیں ہوا

دشمن نبی ﷺ کا حرفِ خدا میں "زنیم" تھا
ایسا ہی بندہ کیا ھُوَ الْاَبْتَر نہیں ہوا

کیخسرو و سکندر و دارا ہو، کوئی ہو
ان ﷺ کے کسی غلام کا ہمسر نہیں ہوا

محمود رفعِ ذکرِ نبی ﷺ رب نے جب کیا
چرچا مرے نبی ﷺ کا کیا گھر گھر نہیں ہُوا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں پہلوئے اسرا میں قربت کے پہلو
کھلے جن سے اسرارِ حکمت کے پہلو

زباں شاغلِ وردِ اسمِ نبی ﷺ ہو
اسی میں ہیں پنہاں سکینت کے پہلو

درود ایک نیکی ہے ایسی کہ جس میں
نکلتے ہیں دسیوں عبادت کے پہلو

حرا، کعبۃ اللہ اور عرشِ اعظم
یہ تھے ان کی جلوت کے، خلوت کے پہلو

مقامِ دنا اور قربت کی منزل
جہاں کھل گئے سارے وحدت کے پہلو

حقیقت نہ معراجِ سرور ﷺ کی پوچھو
کہ ہیں ان گنت اس میں حیرت کے پہلو

ہوں اخلاق اچھے تو بہتر ہے سب سے
ہیں بے انتہا گرچہ سنّت کے پہلو

یہ ہجرِ مدینہ ہے، وہ حاضری ہے
الگ ہیں سبھی رنج و راحت کے پہلو

پیمبر ﷺ کی چوکھٹ پہ لرزاں کھڑا ہو!
نگاہوں میں ہوں سوز و رِقّت کے پہلو!

ہو محسن پیمبر ﷺ کا تذکار لب پر
کہ اس میں ہیں تحدیثِ نعمت کے پہلو

جو طیبہ میں ہے کیفیت حاضری کی
بہت اُس میں ہیں ضبطِ الفت کے پہلو

مقامِ نبی ﷺ اور محمودؔ مذنب!
ہیں مدحت میں مضمر ندامت کے پہلو

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

نعت میں بات [illegible] یہ صاف نہیں
[illegible] میں کچھ [illegible] یا [illegible] نہیں

وہ ﷺ خدا کے حبیب برحق ہیں
یہ حقیقت ہے انکشاف نہیں

کیا کرم کم ہیں مجھ پہ آقا ﷺ کے
کیا مرے سب پہ اعتراف نہیں

اُمتی ان ﷺ کے، بھائی بھائی ہیں
اُن ﷺ کے بندوں میں اختلاف نہیں

جن کی کرتا ہو خود خدا تعریف
ان کی تنقیص تو معاف نہیں

در پہ محمودؔ اُن ﷺ کے بیٹھا ہے
جانے یہ ہے یا اعتکاف نہیں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

سوا نبی ﷺ کے کوئی در مجھے لُبھا نہ سکا
خدا کا شکر، کہیں اور سر جھکا نہ سکا

یہ ساری کارروائی تھی چشمِ نادم کی
انہیں زبان سے مَیں حالِ دل سنا نہ سکا

ہُوا مظاہرہ فن کا کوئی تو مَیں اُس میں
سوائے نعت کے، نغمہ کوئی بھی گا نہ سکا

کرم ہے مجھ پہ یہ شہرِ رسولِ اکرم ﷺ کا
گیا وہاں تو کسی اور جا پہ جا نہ سکا

یہ ایک معجزہ محشر کے روز بھی دیکھا
سوا نبی ﷺ کے، کسی کو کوئی چھڑا نہ سکا

درود خوان تو محمودؔ کھلکھلاتا رہا
سرِ نشور، جہاں کوئی مسکرا نہ سکا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

نعت توحید کے اسباق سکھا دیتی ہے
رحمت آقا ﷺ کی ہمیں رب سے ملا دیتی ہے

دستِ سرکار ﷺ کو ہم دستِ خدا کہتے ہیں
رہنمائی جو ہمیں وحیٔ خدا دیتی ہے

وصلِ خالق کی لگن رکھتے ہیں جتنے بندے
ارضِ طیبہ انھیں خالق کا پتا دیتی ہے

ہم نے دیکھا ہے اثر صَلِّ عَلیٰ کا یہ بھی
ایک تسبیح ہر اک دکھ کو بھلا دیتی ہے

فائدہ اپنا ہی سرور ﷺ کی ثنا میں دیکھ
اپنی خوش بختی ہمیں صوتِ ثنا دیتی ہے

مدحِ محبوبِ خدا ﷺ، الفتِ دینِ حق کا
درس ہم لوگوں کو ہر صبح و مسا دیتی ہے

دینِ سرور ﷺ پہ عمل کرنے میں کوتاہی بھی
اشتہا دولتِ دنیا کی بڑھا دیتی ہے

جس سے حق صاف نظر آتا ہے انسانوں کو
شہرِ سرکار ﷺ کی مٹی وہ ضیا دیتی ہے

رب کے محبوب ﷺ کی رحمت سے گزارش پہ
لوحِ تقدیر پہ جو چاہیں لکھا دیتی ہے

وہ درود آقا و مولا ﷺ پہ ہیں پڑھنے والے
ان ﷺ کی رحمت جنھیں دوزخ سے بچا دیتی ہے

روضۂ جنتِ سرور ﷺ کی زیارت ہم کو
باغِ فردوس کی ہر راہ دکھا دیتی ہے

تم جو بیمار ہو محمودؔ تو پہنچو طیبہ
شہرِ سرور ﷺ کی ہوا تک بھی شفا دیتی ہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

کرم خدا کا ہو آقا ﷺ کا تُو بنے تو سہی
مدیح سرورِ ہر دو جہاں ﷺ کرے تو سہی

رُسُل نہ تیری امامت کو مان لیں فوراً
رہِ اطاعتِ سرور ﷺ پہ تو چلے تو سہی

ملیں نہ تجھ کو مراتب، تو پھر مجھے کہنا
مواجہہ پہ ترا سر کبھی جھکے تو سہی

میں اس کی خاکِ کفِ پا کو سر پہ رکھ دوں گا
نبی ﷺ کی راہ کا راہی کوئی ملے تو سہی

نظر نہ آئیں جو جلوے خدا کے، تو کہیے
کبھی دیارِ پیمبر ﷺ میں آیئے تو سہی

یہی ہے نعت کی مقبولیت کہ سب قدسی
ہیں انتظار میں، محمود کچھ کہے تو سہی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

ہُوا مدینے تک جو میں رسا بآسانی
تو پایا ربِّ جہاں کا پتا بآسانی

حصارِ رحمتِ شہرِ رسول ﷺ میں آ کر
ہُوا ہوں بندِ بلا سے رہا بآسانی

جو اُمتی ہو تو حُرمت پہ کٹ مرو اُن کی
کہ ہو سکے گا کہاں حق ادا بآسانی

درودِ پاک جو میں نے پڑھا، وہ کام آیا
میں راہِ نعتِ نبی ﷺ میں بڑھا بآسانی

مری گزارشِ حالت نے، ان کی رحمت نے
مجھے مدینے میں پہنچا دیا بآسانی

خدا کے گھر سے جو محمود راستا پوچھا
حضور ﷺ کا دولت کدہ بآسانی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

نعت دل سے گزر کے آئی ہے
ساتھ ہی چشمِ تر کے آئی ہے

دل پہ لُطفِ حضورِ والا ﷺ کی
ایک تصویر اُبھر کے آئی ہے

خالقِ لایزال کی مرضی
ساتھ خیر البشر ﷺ کے آئی ہے

زاویۂ نعتِ سرورِ عالم ﷺ
لے کے فکر و نظر کے، آئی ہے

میرے آقا ﷺ کے حکم کی تعمیل
ساتھ سورج کے اور قمر کے آئی ہے

۱۰ واپسی پر دیارِ آقا ﷺ سے
زندگانی سنور کے آئی ہے

میری، اپنے حضور ﷺ سے اُلفت
آنسوؤں میں اتر کے آئی ہے

رحمت آقا ﷺ کی میرے گھر لوگو!
ساتھ اک کرّ و فر کے آئی ہے

آنکھ میں ہجرِ طیبہ کی بارش
راہِ دل سے گزر کے آئی ہے

نقش ہے اس پہ عکسِ طیبہ کا
آنکھ بھی کچھ تو کر کے آئی ہے

عمر گزرے نبی ﷺ کی یادوں میں
دل میں خواہش نکھر کے آئی ہے

آئی محمودؔ نعت یوں لب پر
جذبے لے عمر بھر کے آئی ہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

کی نبی ﷺ نے جو آگہی تعلیم
وہ ہے محمودؔ واقعی تعلیم

۲ ہو گئی گود میں "فَاَوْحٰی" کی
میرے آقا ﷺ کی داخلی تعلیم

۳ رب نے اُن کو "وَعَلَّمَکَ" کہہ کر
کی عطا خاص معنوی تعلیم

جو سکھاتی ہے الفتِ آقا ﷺ
مجھ کو کافی ہے واجبی تعلیم

۵ یادِ آقا ﷺ میں آنکھ ہے استاذ
دے رہی ہے جو شبنمی تعلیم

کی پیمبر ﷺ نے اپنے بندوں کو
اپنے خالق کی بندگی تعلیم

سرور ﷺ کا علم حاصل کر
تو ہے عارضی تعلیم

خلق سے میرے سرور ﷺ نے
کو فرمائی ذاتی تعلیم

کے "مَایَنْبَغِیْ لَهٗ" رب نے
نہیں ان ﷺ کو شاعری تعلیم

۱۰ گاہِ مدینہ سے پائے
چشم تر علم خامشی تعلیم

طرح سے قرآن کا اک مجذوبؔ
گیا فرطِ عشق کی تعلیم

نعتِ سرکار ﷺ نے مرے دل کو
کی ہے محمودؔ عاجزی تعلیم

☆☆☆

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

ہو گی سپید فردِ عمل، جو سیاہ تھی
فرمائیں گے کرم مرے آقا ﷺ کچھ اس طرح

افلاک و عرش کو نہ نشاں اُس کا مل سکا
عنقا ہوا حضور ﷺ کا سایہ کچھ اس طرح

سُورج طلوع رحمتِ سرکار ﷺ کا ہُوا
قسمت کا ضوفگن ہُوا تارا کچھ اِس طرح

قُدسی بھی وہ مقامِ محبت نہ پا سکے
اصحابؓ نے حضور ﷺ کو چاہا کچھ اِس طرح

مَا زَاغ و مَا طغٰی کا خریطہ دیا گیا
اُٹھا حجابِ ذات کا پردہ کچھ اِس طرح

پیشِ نظر خدا کے تھی مرضی حضور ﷺ کی
کعبہ ہمارا بن گیا قبلہ کچھ اِس طرح

پروانۂ نجات مرے ہاتھ آ گیا
کام آ گیا حضور ﷺ کا اسم کچھ اِس طرح

یہ ادب کا باغ، گُلِ مدحتِ رسول ﷺ
پھوٹا خلوص و اُنس کا پودا کچھ اِس طرح

دونوں قیام گاہیں ہیں، پہلے وہ، اب ہے یہ
شہرِ خدا کچھ اُس طرح، طیبہ کچھ اس طرح

دھڑکن جو تھی وہ سجدۂ الفت میں ڈھل گئی
شہرِ نبی ﷺ میں دل مرا دھڑکا کچھ اِس طرح

ماں باپ کی دعائیں تھیں، سرور ﷺ کا فیض تھا
میں نے کیا تھا "نعت" کا اجرا کچھ اِس طرح

وہ نعت کہہ رہا ہے، پیمبر ﷺ نے کر دیا
محمودؔ کو مستغنیٔ دنیا کچھ اِس طرح

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

بیٹھے ہوئے ہیں ہم کہ کھڑے ہیں، نظر میں ہیں
اوصافِ مصطفیٰ ﷺ میں رہے ہیں، نظر میں ہیں

واقف ہیں حاضری کے تمنائیوں سے وہ ﷺ
چہرے جو گردِ رہ سے اَٹے ہیں، نظر میں ہیں

زوار جو ہیں وہاں کے، مرے دل میں ہیں مکیں
جو لوگ ان ؐ کے در پہ پڑے ہیں، نظر میں ہیں

احسان مند تا دمِ آخر رہیں نہ کیوں
جو جو کرم نبی ﷺ نے کیے ہیں، نظر میں ہیں

لاہور میں تسلیاں دیتا ہے یہ خیال
شہرِ نبی ﷺ سے گرچہ پرے ہیں، نظر میں ہیں

محمودؔ ہم پہ رحمتِ سرور ﷺ ہے ضوفگن
ویسے تو ہم بہت ہی بُرے ہیں، نظر میں ہیں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

قسم خدا کی، نہیں قصرِ خسروی کی طلب
حضور ﷺ! مجھ کو تو ہے آپ کی گلی کی طلب

بہت سی آیتوں کے متن سے یہ واضح ہے
رہی ہے رب کو بھی خوشنودیٔ نبی ﷺ کی طلب

حضور ﷺ کو بھی شفاعت کا تاج زیبا ہے
جو رستگاریٔ محشر ہے اُمتی کی طلب

بحکمِ پاک حبیبِ خدائے برحق ﷺ ہے
ضروری اپنے لیے امن و آشتی کی طلب

میں پہنچا سرورِ ہر دو جہاں ﷺ کے مسکن پر
کہ تھی گزارشِ احوالِ واقعی کی طلب

رسائی اُس کی ہے محمودؔ لازمی طیبہ
کہ جس کسی کو رہی ہو خدا رسی کی طلب

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

محشر میں ورنہ لازماً ہوتا محاسبہ
مدّاح کا حضور ﷺ نے ٹالا محاسبہ

راہی بنے گا طاعتِ سرور ﷺ کی راہ کا
خُود اپنا کرتا جائے جو بندہ محاسبہ

ہو حکم مصطفیٰ ﷺ پہ اوامر کا اہتمام
اپنا ہے جبکہ خدشۂ فردا محاسبہ

مارے گئے تھے ہم جو بچاتے نہ مصطفیٰ ﷺ
اپنے کیے دھرے کا جو ہوتا محاسبہ

جب احتسابِ نفس کو سرکار ﷺ نے کہا
کرنا تو چاہیے ہمیں اپنا محاسبہ

محمودؔ ہے یقیں کہ بچا لیں گے مصطفیٰ ﷺ
جس وقت اپنا حشر میں ہو گا محاسبہ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

پیشِ درِ نبی ﷺ ہوں کھڑا خامشی سے میں
نظریں اُٹھا نہ پایا ہوں شرمندگی سے میں

انسانیت کا درس ملا ہے حضور ﷺ سے
الفت نہ کیوں کروں گا ہر اک آدمی سے میں

سمجھو کہ فیض مجھ پہ ہے بعثت رسول ﷺ کا
واقف دکھائی دوں اگر کچھ آگہی سے میں

ہوتی ہے رقصِ خُوشی کی کیفیت مری
جس وقت بھی گزرتا ہوں اُن ﷺ کی گلی سے میں

طیبہ سے دور رہنا بھی ہے زندگی کوئی
تنگ آ گیا ہوں دوستو اس زندگی سے میں

محمودؔ مجھ پہ لطف رسول کریم ﷺ ہے
ہوتا ہوں اُن کے در پہ رسا عاجزی سے میں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

اُس در پہ جو آنکھوں میں ندامت کا اثر ہے
یہ بھی مرے سرکار ﷺ کی رحمت کا اثر ہے

مَا زَاغ کا ہے' قصرِ دَنَا کا ہے جو قصّہ
آئینۂ الفت پہ یہ صُورت کا اثر ہے

قوسین میں جو کچھ بھی کیا رب نے بریکٹ
منظر ہے یہ وہ' جس پہ کہ وحدت کا اثر ہے

آنکھوں پہ بھی ہے ابرِ محبت کا تسلّط
دل پر بھی پیمبر ﷺ کی محبّت کا اثر ہے

اُس شخص کو توفیق ملی مدحِ نبی ﷺ کی
جس پر گُلِ گُلزارِ فصاحت کا اثر ہے

مہجوری پہ اور حاضریٔ شہرِ نبی ﷺ پر
اندوہ و خوشی' رنج کا' راحت کا اثر ہے

دل پر ہے اثر قسمت اصحابؓ نبی ﷺ کا
احساس پہ بھی نسبتِ عترت کا اثر ہے

آقا ﷺ پہ درود آج بھی پڑھتا ہوں' نجانے
عادت کا اثر ہے کہ عبادت کا اثر ہے

اُس پر ہے نظر رحمتِ باری کی کہ جس کے
اعمال میں سرور ﷺ کی اطاعت کا اثر ہے

خورسند رہے سایے میں جو صَلِّ عَلٰی کے
اُن لوگوں پہ کیا مہرِ قیامت کا اثر ہے

اصحابؓ پہ راضی جو ہُوا خالقِ عالم
اللہ کے محبوب ﷺ کی صحبت کا اثر ہے

تجھ پہ جو رہی اہلِ مدینہ کی عنایت
محمودؔ یہ سب مدحِ رسالت کا اثر ہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

جتنے حروف وردِ زباں ہیں وثوق سے
وہ اسمِ مصطفیٰ ﷺ کا نصاب ہیں وثوق سے
جتنے بھی ہیں جتنی مدحِ رسولِ کریم ﷺ کی
پیوستِ تارِ عمرِ رواں ہیں وثوق سے
جس کو یقیں ہے رحمتہ للعالمین ﷺ پر
وہ بے نیازِ وہم و گماں ہیں وثوق سے
وردِ درود معذرت خواہانہ کیوں کرو
یہ سب حروفِ بانگِ اذاں ہیں وثوق سے
مضبوط ان میں سب سے ہے طیبہ کی حاضری
وہ خواہشیں جو دل میں جواں ہیں وثوق سے
محمودؔ نے جو برتے ہیں مدحِ حضور ﷺ میں
الفاظ وہ ورائے گماں ہیں وثوق سے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

سکونِ دل کی ہوئی یوں سلامتی میراث
نبی ﷺ کے علم کی ہے میری عاجزی میراث
محبتِ آقا ﷺ کی ماں باپ سے ملی ہے مجھے
یہ مال و دولتِ دنیا ہے عارضی میراث
زباں پہ مدحِ رسولِ کریم ﷺ جتنی ہے
یہ دل کی بھی ہے جہاں سے دماغ کی میراث
نبی ﷺ کے نام سے توبہ قبول کروائے
جو پائے حضرتِ آدمؑ کی آدمی میراث
روش ادب کی تھی عادت امام مالکؒ کی
نبی ﷺ کے شہر میں ہے اُن کی پیروی میراث
بفضلِ رب ہوں مَیں محمودؔ وارثِ نسبت
مرے لیے ہے بُصیریؒ کی شاعری میراث

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

نبی ﷺ سے پائے گا ہر فیضِ انساں کی توقّع ہے
اسی دارُ الشفا سے سب کو درماں کی توقّع ہے

گزرتی ہے یہاں بھی سایۂ لطفِ پیمبر ﷺ میں
بروزِ حشر بھی آقا ﷺ سے احساں کی توقّع ہے

اُویس پاکؓ سے بہتر کسی کا نام کیا ہو گا
کتابِ عشقِ سرور ﷺ کو اس عنواں کی توقّع ہے

وہ رحمت سب جہانوں کے لیے ہیں اس لیے ان سے
جو انساں کی توقّع ہے وہ حیواں کی توقّع ہے

نہ کمزوری دکھائیں گے نبی ﷺ کے ذکرِ خوشتر میں
زباں مٹنے پہ ہر تارِ رگِ جاں کی توقّع ہے

توجّہ ان ﷺ کی مبذول اپنی جانب یہ کرا لیں گے
ندامت کے سبب یہ اشکِ لرزاں کی توقّع ہے

سوا سرکار ﷺ کے محشر میں اُمّید کرم کیسی
توقّع ہے تو ان کے ظلِّ داماں کی توقّع ہے

پہنچنا یوں ضروری ہے مرا شہرِ پیمبر ﷺ میں
وہاں جا کر مجھے الطافِ رحماں کی توقّع ہے

وہ ستائی کرے ہر غم سے اور پائے شفقت بھی
یہ کیسی عہدِ حاضر کے مسلماں کی توقّع ہے

قدم رنجہ نبی ﷺ کا مدح خواں جنّت میں فرمائے
مدیحت کی یہ خواہش ہے یہ رضواں کی توقّع ہے

جسے محمودؔ حاصل معرفت ہے اپنے آقا ﷺ کی
اسی کو خالقِ عالم سے عرفاں کی توقّع ہے

کسی دن بھول جائے یہ درودِ مصطفیٰ ﷺ پڑھنا
خبثِ محمودؔ کے بارے میں شیطاں کی توقّع ہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں نقش پہ ترے لیل و نہار آمادہ
جو تو ہے یادِ نبی ﷺ سے فرار آمادہ

اشارہ ہاتفِ غیبی کا ہو گیا تو ہُوا
نبی ﷺ کی نعت پہ مدحت نگار آمادہ

جو ذکرِ لطفِ رسولِ کریم ﷺ کرتے ہو
کرم پہ دیکھ لو ہے کردگار آمادہ

نبی ﷺ کی سمت فرستادہ رات کو آیا
تو لامکاں میں تھا رب انتظار آمادہ

مَیں ہونٹ اپنے درِ مصطفیٰ ﷺ سے مَس کر لوں
جو چشم پوشی پہ ہو چوبدار آمادہ

سفر مدینے کا محمودؔ نے کِیا ایسے
کہ اس پہ پایا اسے بار بار آمادہ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

خدا طیبہ کی تیری حاضری جو مُستقل کرتا
نہ کیوں تکریم تیری یہ جہانِ آب و گِل کرتا

ار اسمِ حبیبِ کبریا ﷺ سب پہ برسے رہتا
تو میرے زخم ہائے معصیت کو مُندمل کرتا

ار مجھ پہ نہ فضلِ خالق و محبوبِ حق ﷺ ہوتا
قُویٰ کو اپنے دنیا داریوں میں مُضمحل کرتا

میں جا پہنچا مدینے کیفِ تشویقِ حضوری میں
خیال آتا جو عصیاں کاریوں کا تو خجل کرتا

محبت مُصطفیٰ ﷺ کی تجھ کو بھی میری طرح ملتی
ترا والد بھی یہ دولت جو تجھ کو مُنتقل کرتا

کرم سرکار ﷺ کا ہونٹوں پہ آنا بھی ضروری تھا
تو پھر اس لُطف کو محمودؔ کیوں محدودِ دل کرتا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

تفہیمِ حق کا راستہ سرکار ﷺ کی حدیث
ہے گنجِ دینِ حق رسا سرکار ﷺ کی حدیث

اقوالِ کبریا کی ہے شارح یہ بے گماں
قرآن کی ہے ہم نوا سرکار ﷺ کی حدیث

"مَا یَنْطِقُ" کے حکمِ خدا سے عیاں ہے یہ
الہام کا ہے سلسلہ سرکار ﷺ کی حدیث

اوصاف بھی حضور ﷺ کے اس میں بیاں ہوئے
اقوال کا ہے آئنہ سرکار ﷺ کی حدیث

آقا ﷺ کی زندگی تھی صحابہؓ کی رہنما
اپنے لیے ہے رہنما سرکار ﷺ کی حدیث

قرآن علم، سیرتِ سرکار ﷺ ہے عمل
یوں متن پر ہے حاشیہ سرکار ﷺ کی حدیث

اُسوہ حضور ﷺ کا ہے نمونہ تو کس طرح؟
یہ راہ دیتی ہے دکھا سرکار ﷺ کی حدیث

آقا ﷺ کی ہے مُعلّمِ عالم کی حیثیت
سِرِّ کتابِ ربِّ عُلا کھولتی ہے یہ

توضیح کا ہے مرحلہ سرکار ﷺ کی حدیث
تعلیم کا ہے اِکتفا رکار ﷺ کی حدیث

جُزئیاتِ حکمِ خالقِ عالم میں ہیں
دینِ مبیں کی ہے بقا سرکار ﷺ کی حدیث

توجیہ اور تشریحِ کلامِ خدا کی ہے
ہے شارحِ دینِ ہُدیٰ سرکار ﷺ کی حدیث

تفسیر اس کو چاہیے قرآنِ پاک کی
محمودؔ حق ہے برملا سرکار ﷺ کی حدیث

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

کیوں ماسوائے طیبہ عطا پوچھتے پھریں
ہم کیوں اِدھر اُدھر سے بھلا پوچھتے پھریں

کیوں ان کے سامنے نہیں اسوہ حضور ﷺ کا
جو لوگ رازِ ہائے بقا پوچھتے پھریں

اصحابِ مصطفیٰ ﷺ سے نہ کیوں جان لیں اسے
کس کس سے اعتبارِ وفا پوچھتے پھریں

لوگوں کو کیا پتا کہ مقامِ نبی ﷺ ہے کیا
وہ درمیانِ ارض و سما پوچھتے پھریں

ہم نعت گو ہیں یوں کہ پیمبر ﷺ کو خوش کریں
ایسے بھی ہیں جو اس کا صلہ پوچھتے پھریں

طیبہ میں جا کے اپنا مقدّر سنوارتے
قسمت کی لوح کا جو لکھا پوچھتے پھریں

جن کو نہیں ہے عظمتِ سرکار ﷺ کا پتا
کیا اُن سے ہم خدا کا پتا پوچھتے پھریں

جب جانتے ہیں راستا شہرِ رسول ﷺ کا
دنیا میں کیوں کہیں سے شفا پوچھتے پھریں

جن کو نصیب ہو گئی کعبے کی حاضری
وہ بھی درِ حبیبِ خدا ﷺ پوچھتے پھریں

آقا حضور سرورِ عالم ﷺ کے ماسوا
ہم کس لیے کسی کی رضا پوچھتے پھریں

بینا ہے جن کی آنکھ وہ دیکھیں نبی ﷺ کا شہر
جو کور و بے بصر ہیں وہ کیا پوچھتے پھریں

محمودؔ جانتا ہے کہ نعتِ نبی ﷺ ہے کیا
اربابِ علم و فہم و ذکا پوچھتے پھریں

☆☆☆

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

وہ ہے نبی ﷺ سے علم کا حکمت کا حرف حرف
جس نے لکھا ہے دفترِ حیرت کا حرف حرف

لوحِ جہاں پہ نقش ہے بے شبہ و گماں
سرکار ﷺ کی حدیث صداقت کا حرف حرف

اُستاذ جب خدا ہے اسے میں سناؤں گا
ازبر ہُوا نبی ﷺ کی محبت کا حرف حرف

سرکار ﷺ کے کرم سے زمانہ ہے فیض یاب
منسوب ہے حضور ﷺ سے راحت کا حرف حرف

آقائے دو جہاں ﷺ نے کیا ہے ملاحظہ
طیبہ میں میرے اشکِ ندامت کا حرف حرف

ممنون ہے وہ افصحِ عالم ﷺ کے علم کا
ہو لفظ لفظ یا کہ فصاحت کا حرف حرف

سبقاً پڑھا ہے میں نے محبت کے درس میں
آقا ﷺ کے اقربا سے مودّت کا حرف حرف

محسوس کر رہا ہوں، مرے دل پہ درج ہے
رب کے کرم، حضور ﷺ کی رحمت کا حرف حرف

پڑھنے کی گر ملی ہوں صلاحیتیں تو پڑھ
نعتِ نبی ﷺ میں دفترِ فطرت کا حرف حرف

وہ فرد زندگی کی حقیقت کو پا گیا
جس نے پڑھا نبی ﷺ سے قناعت کا حرف حرف

کرتے ہیں نقل میرے مقدّر کی لوح پر
دل کی زباں میں نعت عبارت کا حرف حرف

محمودؔ حالِ قلبِ نبی ﷺ کو سناؤں کیا
ظاہر ہے ان پہ میری ضرورت کا حرف حرف

☆☆☆

عزت مآب اصغر علی نظامی [illegible] مشاعرے [illegible] سلسلے [illegible] .
مشاعرے میں "[illegible]" [illegible]
[illegible] (کرت) [illegible] (کامونکے) [illegible]
[illegible] (کامونکے) [illegible] (گوجرانوالہ)
[illegible] (کامونکے) [illegible]
ساقی (گوجرانوالہ) اور ڈاکٹر محمد ارشاد بھٹی (کامونکے) کا طرحی کلام حضور سرکار [illegible]
[illegible] (گوجرانوالہ) [illegible]
[illegible] افسوس ہوا

عبدالحلیم وفا، خلیق بجنوری، عزیز کامل، منصور فاتح اور کئی دوسرے شعراء [illegible]
شریک مشاعرہ [illegible]

مختلف شعراء کرام کے کلام میں [illegible] کی یہ صورتیں سامنے آتی ہیں

[illegible]امت علی شہیدیؔ	خدا منہ چوم لیتا ہے شہیدی کس محبت سے
	زباں پر میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا
[illegible]ان ارشد رشید	خدا سے عرش سوغاتِ درود ارسال کرتا ہے
	"زباں پر میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
	زمانہ اپنے مرکز پر ٹھہر جاتا ہے [illegible]
	"زباں پر میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
[illegible]اجمیری	تڑپ جاتا ہے دل بے ساختہ آنسو نکلتے ہیں
	"زباں پر میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
[illegible]فاروقی (کامونکے)	صدا صلِّ علیٰ کی عالمِ بالا سے آتی ہے
	"زباں پر میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"

ربیع الدین ذکی قریشی	درودوں کے ترانوں سے فضائیں گونج اٹھتی ہیں
	"زباں پر میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
فتح قصوری	فضاؤں میں درودوں کی صدائیں گونج اٹھتی ہیں
(کوٹ رادھا کشن)	"زباں پر میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
غلام رسول ساقی	"زباں پر میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
(گوجرانوالہ)	تو ظفراں کے لیے پیغام آتا ہے محمد ﷺ کا
غلام ربیہ تابش	"زباں پر میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
(گوجرانوالہ)	نزولِ خاص ہو جاتا ہے پھر الطافِ سرمد کا
غضنفر علی جادو چشتی	وہی اک ضوفشاں لمحہ وہی اک پُرمہک لہجہ
(گجرات)	"زباں پر میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
یونس [illegible] مرتضوی	قسم اللہ کی دل کو بڑا آرام ملتا ہے
	"زباں پر میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
رفاقت سعیدی	مہکتا ہے جہانِ روح دل مسرور ہوتا ہے
(کامونکے)	"زباں پر میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
صابر براری	ندامت مجھ کو ہوتی ہے نہایت اپنے عصیاں پر
(کراچی)	"زباں پر میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
محمد شہزاد مجددی	خدا کی رحمتیں بڑھ کر مرا منہ چوم لیتی ہیں
	"زباں پر میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
فیض رسول فیضان	مہک اٹھتا ہے ہر گوشہ مری تصویرِ مرقد کا
(گوجرانوالہ)	"زباں پر میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
اعجاز [illegible]	مرے قلب و نظر میں روشنی سی پھیلے
	"زباں پر میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
ثاقب [illegible]	سلام آتے ہیں مجھ پہ خلدِ ایماں کی بہاروں کے
(کامونکے)	"زباں پر میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"

خدا کی رحمتیں لیتی ہیں بوسے نطق صادق کے
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
فلک جھک کر عقیدت سے زمیں کو بوسہ دیتا ہے
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
فرشتے بھی مری خاطر دعائے خیر کرتے ہیں
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
فرشتے چومتے ہیں لب مرے، فرطِ مسرت سے
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
کوئی اڑچن، کوئی الجھن، کوئی تکلیف جب بھی ہو
"زباں پہ میری اس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"

"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
سکونِ قلب کا انعام آتا ہے محمد ﷺ کا
طراوت آنکھ کو ملتی ہے، دل تسکین پاتا ہے
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
تصور میں مرے، منظر مدینے کا ابھرتا ہے
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
مرے قلب و نظر میں سرمدی وجدان ہوتا ہے
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
مرے اطراف میں اک نور کا ہالہ مہکتا ہے
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
خوشی کے ساتھ دونوں ہونٹ مل جاتے ہیں آپس میں
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"

مرے قلب و نظر میں تازگی آ جاتی ہے پھر سے
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
فلک سے ہونے لگتا ہے فرشتوں کا نزول اس پل
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
خدا کا نام لیتا ہوں، خدا کا شکر کرتا ہوں
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
بہم ملتے ہیں لب میرے، بہم بوسہ بھی لیتے ہیں
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
نگاہوں میں سماتا ہے محمد ﷺ کا حسیں چہرہ
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
جھکا جاتا ہے سر فرطِ ادب سے ان کی چوکھٹ پہ
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
اترتی ہے رگ و پے میں عجب اک کیف و مستی سی
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
نشاط و وجد کے عالم میں جھوم اٹھتے ہیں جان و دل
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
وفورِ شوق سے ہوتی ہے طاری بے خودی مجھ پہ
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
برس جاتی ہے کشتِ آرزو پہ رحمتِ باری
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
بدن کے پیڑ سے دکھ درد مثلِ برگ جھڑتے ہیں
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
محبت اور عقیدت کی مجھے معراج ہوتی ہے
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"

سرور و کیف میں ڈھل جاتا ہے احساس کا عالم
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
زمانے بھر کی خوشیاں دل پہ دستک دینے لگتی ہیں
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
دریچے مجھ پہ کھل جاتے ہیں فیضانِ رسالت کے
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
سلام آتے ہیں مجھ کو پے بہ پے عرشِ معلی سے
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
دلِ مغموم کی دنیا مسرت اوڑھ لیتی ہے
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
کئی فردوس کھل اٹھتے ہیں میری روح کے اندر
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
مجھے کونین ساری وجد میں محسوس ہوتی ہے
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
[illegible] دوسرے کے لب مرے لب چوم لیتے ہیں
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
درودوں کی صدائیں گونجتی ہیں گنبدِ جاں میں
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
مرے ہونٹوں پہ اس دم جام آتا ہے محمد ﷺ کا
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
مرے چاروں طرف خوشبو کے جھونکے رقص کرتے ہیں
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"

مری جانب خدا بھی مسکرا کر دیکھ لیتا ہے
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
نظر کو تیز کرتا ہے نظارہ سبز گنبد کا
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
مری سانسیں مہکتی ہیں، مری آنکھیں چمکتی ہیں
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
خیال و خواب ڈھلتے ہیں حقیقت کے جزیروں میں
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
مدینہ سامنے آتا ہے، پردے اٹھتے جاتے ہیں
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
صدائے مرحبا آتی ہے مجھ کو عرشِ اعظم سے
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
مرا ہر موئے تن مدحت سرائی کرنے لگتا ہے
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
در و دیوار پڑھتے ہیں درود ان پر، سلام ان پر
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
حنین و بدر میں ان کو سپہ سالار پاتا ہوں
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
اندھیرے بھی چمکتے ہیں، اجالے بھی مہکتے ہیں
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
مجھے بھی نعت کہنے کی وہیں توفیق ہوتی ہے
"زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"

ربیع الدین زکی قریشی

ولادت میرے آقا ﷺ کی بہار جاوداں لائی
"ہنسے غنچے کھلے گل ابر تر اٹھا نسیم آئی"
نبی پاک ﷺ کی مکہ میں جب ذات رحیم آئی
"ہنسے غنچے کھلے گل ابر تر اٹھا نسیم آئی"

عاشق [illegible]

جہاں میں ان کی آمد پر ہوئی پیدا وہ رعنائی
"ہنسے غنچے کھلے گل ابر تر اٹھا نسیم آئی"

صدیق فتحپوری
(کراچی)

جب آئے آپ عالم میں تو لی موسم نے انگڑائی
"ہنسے غنچے کھلے گل ابر تر اٹھا نسیم آئی"

جمیل عظیم آبادی
(کراچی)

جہاں میں رحمت عالم ﷺ نے کی جب [illegible]
"ہنسے غنچے کھلے گل ابر تر اٹھا نسیم آئی"

محمد سلطان کلیم

جناب رحمت للعالمیں ﷺ تشریف جب لائے
"ہنسے غنچے کھلے گل ابر تر اٹھا نسیم آئی"

محمد بشیر رزمی

چمن میں رحمت للعالمیں ﷺ کی آمد آمد ہے
"ہنسے غنچے کھلے گل ابر تر اٹھا نسیم آئی"

رفاقت سعیدی
(کاموکے)

ملی سرکار ﷺ کی آمد سے ہر اک شے کو رعنائی
"ہنسے غنچے کھلے گل ابر تر اٹھا نسیم آئی"

یونس حسرت امرتسری

جو گھر میں آمنہؓ کے رحمت رب کریم آئی
"ہنسے غنچے کھلے گل ابر تر اٹھا نسیم آئی"

حافظ محمد صدیق

رسول پاکؐ جب تشریف لائے بزم امکاں میں
"ہنسے غنچے کھلے گل ابر تر اٹھا نسیم آئی"
ولادت باسعادت جب ہوئی محبوب خالق ﷺ کی
"ہنسے غنچے کھلے گل ابر تر اٹھا نسیم آئی"

سحر فارانی
(کاموکے)

بہاروں کے پیمبرؐ کی جو گلشن میں ہوئی آمد
"ہنسے غنچے کھلے گل ابر تر اٹھا نسیم آئی"

[illegible] ساقی
([illegible])

"ہنسے غنچے کھلے گل ابر تر اٹھا نسیم آئی"
نبی ﷺ تشریف لائے دہر میں ہو شمیم آئی

صادق [illegible]

سلگتے منظروں کو آپ نے بخشی وہ زیبائی
"ہنسے غنچے کھلے گل ابر تر اٹھا نسیم آئی"

محمد حنیف نازش قادری
([illegible])

حرا سے جب سوئے مکہ نبوت کی شمیم آئی
"ہنسے غنچے کھلے گل ابر تر اٹھا نسیم آئی"

ثاقب [illegible]
([illegible])

پڑھا ہو گا درود پاک بلبل نے کہ گلشن میں
"ہنسے غنچے کھلے گل ابر تر اٹھا نسیم آئی"

[illegible]

بہار بے خزاں آئی عرب کے خشک صحرا میں
"ہنسے غنچے کھلے گل ابر تر اٹھا نسیم آئی"

[illegible] نازش
(گوجرانوالہ)

"ہنسے غنچے کھلے گل ابر تر اٹھا نسیم آئی"
بہار ذکر سلطان امم ﷺ کیا نعتیں لائی

حامد [illegible]

شعاع نور ختم المرسلیں ﷺ ہی کے توسل سے
"ہنسے غنچے کھلے گل ابر تر اٹھا نسیم آئی"

انجم فاروقی

محمد مصطفی ﷺ کی دیکھیے گا یوں پذیرائی
"ہنسے غنچے کھلے گل ابر تر اٹھا نسیم آئی"

محمد ارشاد عشقی
(کاموکے)

حلیمہؓ [illegible] گھر میں جب وہ رحمت کی گھٹا لائی
"ہنسے غنچے کھلے گل ابر تر اٹھا نسیم آئی"

مختار علی جاوید چشتی
([illegible])

تجھے دیکھا تو سب کو اپنے ہونے کا یقیں آیا
"ہنسے غنچے کھلے گل ابر تر اٹھا نسیم آئی"

راجا رشید محمود:

جو بعثت مصطفیٰ صلِ علیٰ کی حق نے فرمائی
"نئے غنچے کھلے گل، ابر تر اٹھا، نسیم آئی"

جو ہاتف نے خبر سرکار ﷺ کی آمد کی پھیلائی
"نئے غنچے کھلے گل، ابر تر اٹھا، نسیم آئی"

بہارِ گلشنِ امکاں سرِ فاراں جو مسکائی
"نئے غنچے کھلے گل، ابر تر اٹھا، نسیم آئی"

جہانِ آب و گل میں تھی نبی ﷺ کی جلوہ آرائی
"نئے غنچے کھلے گل، ابر تر اٹھا، نسیم آئی"

یہ تھی مولودِ محبوبِ خدا ﷺ کی کارفرمائی
"نئے غنچے کھلے گل، ابر تر اٹھا، نسیم آئی"

مرے سرکار ﷺ کے اس گلشنِ عالم میں آتے ہی
"نئے غنچے کھلے گل، ابر تر اٹھا، نسیم آئی"

نبی ﷺ معراج میں جب سیر جنت کے لیے آئے
"نئے غنچے کھلے گل، ابر تر اٹھا، نسیم آئی"

لیا دستِ عقیدت میں جو میں نے خامہ مدحت
"نئے غنچے کھلے گل، ابر تر اٹھا، نسیم آئی"

ربیع الاول آیا تو خزاں محمود شرمائی
"نئے غنچے کھلے گل، ابر تر اٹھا، نسیم آئی"

نویدِ جاں فزا مولودِ پیغمبر ﷺ کی سنتے ہی
"نئے غنچے کھلے گل، ابر تر اٹھا، نسیم آئی"

درودِ مصطفیٰ ﷺ محمود ہونٹوں پہ جونہی آیا
"نئے غنچے کھلے گل، ابر تر اٹھا، نسیم آئی"

-3 "سید ہجویر نعت کونسل" کا دوسرے سال کا چھٹا ماہانہ نعتیہ مشاعرہ ان شاء اللہ تعالیٰ 2 جون 2003 کو ہو گا۔ 7 جون 1946 کو وفات پانے والے نعت گو شاعر، شیخ محمد ابراہیم آزاد بیکانیری ("ثنائے محبوبِ خالق ﷺ" کے شاعر) کا یہ مصرعِ طرح کے لیے منتخب کیا گیا ہے:

"نہ دیکھا روضہ والا تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا"

-4 آئندہ مشاعرہ 7 جولائی 2003 کو ہو گا۔ مشہور نعت خواں اور نعت گو شاعر، محمد اعظم چشتی 31 جولائی 1993 کو اپنے ربِ کریم سے جا ملے تھے۔ ان کا درج ذیل مصرع طرح کے لیے چنا گیا ہے:

"آفتاب رفعتِ دونوں رقدم کی پہلی کرن"

-5 5 مئی کے مشاعرے میں اعلان کیا گیا کہ "سید ہجویر نعت کونسل" کے چیئرمین راجا رشید محمود (مدیر "نعت") "مناقبِ خواجہ غریب نواز" مرتب کر رہے ہیں۔ شعرائے کرام اس سلسلے میں ان کی معاونت فرمائیں۔ اس کے بعد ان شاء اللہ العزیز حضرت غوث الاعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب کا مجموعہ مرتب کرنے کا پروگرام ہے۔

-6 عرس داتا گنج بخش کے موقع پر 19۔ اپریل 2003 / 16 صفر المظفر 1424ھ (ہفتہ) کو بعد نمازِ عشاء ٹھیک نو بجے جامع مسجد داتا دربار لاہور میں سالانہ مشاعرہ منقبت ہوا۔ 25۔ اپریل 2003 کے روزنامہ "نوائے وقت" لاہور کے ملی ایڈیشن میں اس کی روداد یوں اشاعت پذیر ہوئی:

"سید ہجویر داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کے 959 ویں عرس کی تقریبات کا آغاز 19۔ اپریل کو رات نو بجے داتا دربار میں منعقدہ "مشاعرۂ منقبت" سے ہوا۔ اہتمام "سید ہجویر نعت کونسل" (مرکز معارفِ اولیاء، محکمہ اوقاف پنجاب) کا تھا۔ صدارت پیر سید نصیر الدین نصیر گولڑوی نے کی۔ مولانا صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری مہتمم دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور مہمانِ خصوصی تھے۔ انھوں نے سید علی ہجویری کے مقام اور تعلیمات کے موضوع پر فکر انگیز خطاب کیا۔ "سید ہجویر نعت کونسل" کے چیئرمین راجا رشید محمود نے تمہیدی کلمات کہے اور نظامت کی۔ صاحبِ صدارت کے علاوہ ریاض حسین چودھری (سیالکوٹ) پروفیسر افضال احمد انور (فیصل آباد) غضنفر علی جاوید چشتی (گجرات) محمد حنیف نازش قادری (کاموکے) تنویر سیفی، اعزاز احمد آذر، محمد شہزاد مجددی، ضیا نیر، بشیر رحمانی، ڈاکٹر انجم فاروقی، محمد اسلم سعیدی اور راجا رشید محمود نے داتا صاحب کی منقبتیں پڑھیں۔ سید نوید قمر نے تلاوت، محمد ثناء اللہ بٹ اور محمد ارشد قادری نے نعت خوانی کی۔ تقریب میں ڈاکٹر طاہر رضا بخاری (ڈائریکٹر مذہبی امور) علامہ مقصود احمد قادری (خطیب داتا دربار) ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی اور دیگر اہلِ علم و دانش نے شرکت کی۔ "سید ہجویر نعت کونسل" نے گزشتہ برس بھی عرس کے موقع پر مشاعرہ منعقد کیا تھا"۔

متفرقات:

-1 30 مارچ 2003 (اتوار) کو 9 بجے رات شیخ عنایت اللہ (واپڈا فلیٹس، علامہ اقبال ٹاؤن) نے اپنے گھر کے سامنے "محفلِ میلاد" منعقد کی جس میں اختر قریشی، محمد صدیق اور عنایت اللہ شیخ (میزبان) نے نعت خوانی کی۔ عبدالمجید منہاس (پروفیسر حفیظ تائب کے برادرِ خرد) نے علامہ اقبالؒ کے

نعتیہ اشعار سنائے۔ مدیرِ نعت نے درود و نعت کی اہمیت و افادیت پر گفتگو کی۔ قاری صادق امین نے تلاوت قرآنِ مجید کی سعادت پائی۔

-2 4۔اپریل کو شام آٹھ بجے کالج آف ایجوکیشن لوئر مال لاہور میں ایک محفلِ نعت منعقد ہوئی۔ محمد شعیب مرزا (مدیر "خیال و فن" / "رنگارنگ") مہمان خصوصی تھے اور مدیرِ نعت صاحبِ صدارت۔ محمد ثناء اللہ بٹ، صاحبزادہ سید اوصاف علی شاہ اور محمد ارشد قادری کے علاوہ کالج آف ایجوکیشن کے طلبہ و طالبات اور اساتذہ نے نعت خوانی کی۔ مدیرِ نعت نے نعت سرورِ کونین اور درود پاک کے موضوع پر اظہارِ خیال کیا۔

-3 6۔اپریل (اتوار) کو پروفیسر قاری منظور احمد کے والد مرحوم کے چہلم پر چھچھر سناپ، نواں کوٹ کی مسجد میں ایک تقریبِ تعزیت میں مولانا احمد علی قصوری اور مدیرِ نعت نے گفتگو کی۔ اکرم قلندری اور میاں اشتیاق نے نعت خوانی کی سعادت پائی اور رفیع الدین ذکی قریشی اور مدیرِ نعت (راجا رشید محمود) نے اپنا نعتیہ کلام سنایا۔

-4 17۔اپریل کو پاکستان ٹیلی ویژن، ریڈیو پاکستان اور محکمہ اوقاف پنجاب کے مشترکہ اہتمام سے صوبائی مقابلہ نعت خوانی ریڈیو سٹیشن لاہور کے نور جہاں ہال میں ہوا۔ تذیر حسین نظامی، بدرالزمان اور مدیرِ نعت نے منصفین کے فرائض انجام دیئے۔ قاری فرید الحق نظامی نے تلاوت قرآن مجید اور سید ناظر کاظمی نے نظامت کی۔ صوبہ پنجاب سے 15 سال تک کے بچوں میں گوجرانوالا کے ضیاء اللہ عثمان اول، راولپنڈی کے افروز انجم دوم اور ڈیرہ اسماعیل خاں کے عمران جمال سوم آئے۔ 15 سال تک کی بچیوں میں میانوالی کی اقصیٰ اول، گوجرانوالا کی شائکہ عبدالرزاق دوم اور بہاولپور کی فائزہ خانم سوم آئیں۔ 15 سے 25 سال تک کے نوجوانوں میں گوجرانوالا کے محمد شفیق جماعتی اول، ملتان کے نعیم الرحمان دوم اور بہاولنگر کے حافظ قربان علی سوم آئے۔ یہ صوبائی مقابلہ نعت خوانی 8۔ ربیع الاول (10 مئی) کو ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا۔

-5 پاکستان ٹیلی ویژن نے "سید علی بن عثمان الہجویری الجلابی داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ" کی حیات و تعلیمات پر ایک فیچر مدیرِ نعت سے لکھوایا۔ یہ پروگرام داتا صاحب کے عرس کے دن 19 صفر / 22 اپریل کو خبرنامے کے بعد دکھایا گیا۔ پروڈیوسر کرامت مغل تھے۔ آواز عارف ذیبائی کی تھی اور تحقیق و تحریر راجا رشید محمود کی۔

-6 5 مئی (پیر) کو پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے ملازمین کی طرف سے سالانہ محفلِ میلاد برپا کی گئی۔ یہ سلسلہ مدیرِ نعت نے شروع کیا تھا جب وہ بورڈ میں سینئر ماہرِ مضمون تھے۔ اپنی ریٹائرمنٹ تک وہی

ناظمِ تقریب رہے۔ اب بھی وہ ہر سال اس جشن میں شریک ہوتے ہیں۔ امسال بھی ان سے ان کا اردو اور پنجابی نعتیہ کلام سنا گیا۔ صدارت بورڈ کی چیئرپرسن ڈاکٹر فوزیہ سلیمی نے کی۔ اختر قریشی، وقاص فیاض اور دوسرے حضرات نے نعت خوانی کی۔ پروفیسر صدیق اکبر نے اوصافِ رسول کریم ﷺ کے موضوع پر خطاب کیا۔

-7 7 مئی کو ریڈیو پاکستان کے ہفت روزہ پنجابی ادبی پروگرام "رچناب" میں نعتیہ مشاعرہ ہوا۔ پروڈیوسر اکمل شہزاد گھمن اور میزبان ڈاکٹر یونس احقر تھے۔ سلیم کاشر، حسین شاد، بابا نجمی، بیرا جی، سرفراز علی حسین، مختار جاوید، ڈاکٹر یونس احقر اور راجا رشید محمود نے نعتیہ کلام سنایا۔

-8 8 مئی کو ریڈیو پاکستان لاہور کے پروگرام "پاسبان" (فوجی بھائیوں کا پروگرام) کے لیے ماہنامہ "نعت" کی سینئر ڈپٹی ایڈیٹر شہباز کوثر کی "غزوہ بدر" اور "غزوہ خیبر" کے موضوع پر دو تقریریں ریکارڈ کی گئیں۔ یہ تقریریں 9 اور 10 مئی کو پونے چھ بجے نشر ہوئیں۔

-9 14 مئی 2003 / 11 ربیع الاول 1424ھ کو الحمرا ہال نمبر 2 میں سالانہ صوبائی سیرت کانفرنس ہوئی۔ صدارت راجا محمد بشارت صوبائی وزیر قانون و پارلیمانی امور اور سید شفیق حسین بخاری (سیکرٹری زکوٰۃ و عشر) نے کی۔ تقریب کے آخر میں صوبہ پنجاب کے مقابلہ کتبِ سیرت و نعت میں اول آنے والی کتابوں کے مصنفین کو انعامات دیئے گئے۔ سیرت کی کتاب پر ڈاکٹر لیاقت علی خاں نیازی کو پنجابی نعت کے مجموعے پر پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد) کو اور اردو نعت کے مجموعے "عرفانِ نعت" پر راجا رشید محمود کو ایوارڈ اور نقد انعامات دیئے گئے۔ سٹیج پر میزبان محمد جاوید اقبال اعوان (سیکرٹری / چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف) اور مہمان حافظ طاہر محمود اشرفی (مشیر برائے رواداری حکومت پنجاب) بھی تھے۔ ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ (استاذ جی سی یونیورسٹی لاہور) اور ڈاکٹر طاہر رضا بخاری (ڈائرکٹر مذہبی امور، محکمہ اوقاف) نے نظامت کی۔

-10 عید میلاد النبی ﷺ (15 مئی 2003 / 12 ربیع الاول 1424ھ) کو صبح سات سے نو بجے تک حسبِ روایت محفلِ درود و نعت فیاض حسین چشتی نظامی کے ہاں (مسلم ٹاؤن لاہور میں) ہوئی جس میں ایک گھنٹے تک خاموشی سے درود پاک کا ورد کیا گیا۔ بعد میں سید محمد رضا زیدی نے تین نعتیں سنائیں اور فیاض حسین چشتی (صاحبِ خانہ) اور مدیر "نعت" نے محبتِ رسول کریم ﷺ اور درود و سلام کے موضوع پر گفتگو کی۔ مدیرِ نعت نے دُعا کرائی۔

-11 مریدکے کے نامور سماجی رہنما سید عابد شاہ نے گزشتہ برس عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر بیواؤں میں سلائی مشینیں تقسیم کرنے کا اہتمام کیا تھا۔ اس بار ان کی کوششوں سے ایک "میلاد

ٹاؤن'' کا اہتمام کیا جس میں 63 پلاٹ بنائے گئے اور 15 مئی کو عید سعید کے موقع پر مستحقین میں ان کے حقوق ملکیت تقسیم کیے گئے۔ 63 سلائی مشینیں بیواؤں میں تقسیم کی گئیں۔ 12 نادار بچیوں کا جہیز تیار کیا گیا اور مریدکے کے ظفر ہال میں اس سلسلے میں ایک شاندار تقریب کا اہتمام ہوا۔ جس میں سید عابد شاہ کو ''مریدکے کا ایدھی'' قرار دیا گیا۔ اعلان ہوا کہ ان شاء اللہ آئندہ برس آقا حضور ﷺ کے اس دنیائے آب و گل میں تشریف لانے کے موقع پر 900 پلاٹ غربا میں تقسیم کرنے کا اہتمام کیا جائے گا۔ مدیر ''نعت'' کے نزدیک اس عید کو منانے اور اپنے سرکار ﷺ کو خوش کرنے کا اس سے بہتر طریقہ نہیں ہو سکتا اس لیے انھوں نے اپنی ایڈیٹر اظہر محمود کے ساتھ اس تقریب میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔

12- 16 مئی کو میانی ضلع سرگودھا کے محلہ شیخانوالا میں حکیم صوفی بشیر احمد جلیلؔ کے صاحبزادوں زبیر احمد بھٹی اور جنید احمد بھٹی کے زیر اہتمام عشا کے بعد ایک شاندار محفل نعت منعقد ہوئی جس کی صدارت مدیر ''نعت'' نے کی۔ محفل میں سرگودھا جھنگ' پنڈ دادن خان اور دوسرے علاقوں کے بہت سے نعت خوانوں نے نعت خوانی کی۔ راجا رشید محمودؔ نے خطبۂ صدارت میں نعت اور درود پاک کی اہمیت و افادیت پر گفتگو کی اور دُعا کرائی۔ مدیر ''نعت'' کے ساتھ ان کے دونوں صاحبزادے اظہر محمود اور راجا اختر محمود بھی شریکِ محفل تھے۔

13- 17 مئی کو مدیر نعت کے بچپن کے ساتھی محمد اکبر بھٹی نے اپنے گھر واقع قربان لائن لاہور کے سامنے کھلے میں محفل میلاد اور قوالی کا اہتمام کیا۔ عبدالرحمن بخاری نے تقریر کی۔ محمد عمر بٹ' شہزاد تاگی اور دوسرے نعت خوانوں نے حاضرین کے دلوں میں موجود محبتِ رسول کریم ﷺ کو مزید راسخ کیا۔

14- 18 مئی (اتوار) کو مجلس فروغِ ادب' قینچی امر سدھو کا سالانہ مشاعرہ نعت راجا رشید محمودؔ کی صدارت میں ہوا۔ رضا عباس رضاؔ مہمان خصوصی تھے۔ صدر' مہمانِ خصوصی اور مجلس کے عہدیداروں محمد لطیف' رحمت علی اخترؔ' اقبال راہیؔ اور فضل الدین فیضؔ کے علاوہ عبدالحکیم وفاؔ' محمد بشیر رزمیؔ' عزیز کاملؔ' ضیا نیرؔ' انجم فاروقیؔ' اقبال دیوانہؔ' اشفاق فلکؔ' سلطان کلیمؔ' مرزا ایوب بیگ اور دیگر شعرا نے اپنا نعتیہ کلام سنایا۔

آئندہ شمارہ جولائی 2003 ''نعت ہی نعت''